عربی کو قومی زبان قرار دینے کی ضرورت وافادیت

تحریر: جناب ریاض الحسن نوری، مشیر وفاقی شرعی عدالت

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم امابعد

جس طرح سب انسان شخص واحد یعنی حضرت آدم علیہ السلام کی نسل ومذہب سے ہیں اسی طرح ان سب کی زبان بھی دراصل شروع میں ایک ہی تھی اور جیسا کہ حدیث شریف میں واضح کردیا گیا ہے جس مٹی سے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اس میں تمام ملکوں کی مٹی کے اجزاء شامل کئے گئے تھے۔

پھر جیسے جیسے لوگ پھیلتے گئے تو مقامی طور پر ان کے لہجوں اور الفاظ میں تبدیلیاں آنی شروع ہوگئیں۔ مذہب میں بھی فرق آگیا۔ لسانی ماہرین نے بحث کی ہے اور بتایا ہے کہ ماں اور باپ کے الفاظ تمام زبانوں میں ملتے جلتے ہیں۔ ہم جگہ کی قلت کی وجہ سے اس کی تفصیلات میں نہیں جاسکتے۔ عقلمند کو اشارہ کافی ہے۔ دیکھئے! لیمو۔ لیمونۃ۔ لیمن تینوں زبانوں کے الفاظ کس قدر ملتے جلتے ہیں۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالی نے اپنی آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اپنے آخری کتاب کے لئے عربی زبان کا انتخاب کیا جو تمام زبانوں کی ماں ہے اور فصاحت اور بلاغت میں کوئی زبان اس کا مقابلہ کرنے سے قاصر ہے۔ تمام زبانوں میں صرف جمع اور واحد کے صیغے ہیں مگر عربی زبان میں دو کیلئے تثنیہ کا صیغہ بھی ہے۔ جو اس کی برتری کی علامت ہے۔ اسی طرح مذکر ومؤنث کے صیغوں میں بھی جو تفصیل اور وضاحت عربی زبان میں پائی جاتی ہے وہ دنیا کی کسی دوسری زبان میں نہیں پائی جاتی۔

پھر دیکھئے اگر ہم کہیں کہ "تونے مارا" تو اردو۔ انگریزی وغیرہ زبانوں میں یہ واضح نہیں ہوتا کہ مارنے والا مرد ہے یا عورت جبکہ صرف عربی زبان ہی ایسی زبان ہے جس میں آخری لفظ کے زیر یا زبر سے واضح ہوجاتا ہے کہ مخاطب مارنے والا مرد ہے یا عورت۔ مزید لکھنے اور چھاپنے میں جتنا اختصار عربی میں ہے دوسری زبانوں میں نہیں ہے۔ مثلاً اگر عربی کی ایک کتاب سو صفحات میں پرنٹ ہوتی ہے تو انگریزی ودیگر زبانوں میں وہی کتاب ۱۵۰ یا اس سے بھی زائد صفحات لے گی۔ یہی حال بولنے کا ہے۔ پس ایک تقریر کو عربی زبان میں

لکھنے میں کم جگہ استعمال ہوگی اور بولنے میں کم وقت صرف ہوگا۔ اور اس پر طرہ یہ کہ عربی زبان میں فصاحت اور بلاغت بھی زیادہ ہوگی۔ پس ثابت ہوا کہ موجودہ ترقی یافتہ دور میں ترقی اقتصادیات اور بلاغت وفصاحت کی رو سے بھی اگر کوئی زبان بین الاقوامی بننے کی صلاحیت رکھتی ہے تو وہ صرف عربی زبان ہے۔ پھر دیکھئے کہ انگریزی زبان میں ہجے(Spelling) کا بڑا مسئلہ ہے "ناطقہ سر بگریباں ہےاسے کیا کہیے"

ہر لفظ کے ہجے الگ سے طالب علم کو یاد کرنے پڑتے ہیں سی (C)اور کے(K) دونوں ایک آواز بھی دیتے ہیں اور مختلف بھی۔ یہ یادرکھنا پڑتا ہے کہ یہاں سی(C) آئے گا یا کے(K) پھر اس (C) یا(K) کی آواز کیا ہوگی۔ اسی طرح جی(G) کبھی ج اور کبھی گاف کی آواز دیتا ہے۔ علی ھذالقیاس۔ ایسی ہی وجوہات کی بنا پر ہم دیکھتے ہیں کہ انگریزی کی ہر لغت میں تلفظ کی تفصیل بھی دی ہوتی ہے۔ اس کے بغیر صحیح تلفظ ممکن نہیں اسی وجہ سے خود انگریزوں نے تسلیم کیا ہے کہ انگریزی زبان Crazy (مخبوط الحواس) ہے دیکھئے Coup کا تلفظ "کو" ہے۔

پھر دیکھئے عربی میں مختلف عمروں کے اونٹوں کے لئے الگ الگ الفاظ ہیں اسی طرح۔ تلوار۔ شیر کیلئے جتنے الفاظ عربی زبان میں ہیں کسی زبان میں نہیں ہیں۔ پس فصاحت۔ بلاغت۔ وضاحت۔ اختصار وغیرہ میں دنیا کی کوئی زبان عربی کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اسی وجہ سے اللہ تعالی نے اس کو آخری کلام کے لئے استعمال فرمایا اور اھل جنت کی زبان بھی عربی ہوگی۔ حضرت آدم علیہ السلام کی زبان بھی عربی تھی۔ آخرت میں مسلمانوں کی زبان وطن ایک ہوگا۔ یعنی وطن جنت ہوگا نسل تو ایک ہی ہے۔

عربی زبان کی مذہبی حیثیت

مذہب کو بنی نوع انسان میں سب سے بنیادی حیثیت حاصل ہے۔اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ یہ زندگی تو چند روزہ ہے بلکہ اس چند روزہ کی حیثیت بھی درحقیقت آخرت کی تیاری کے طور پر ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

الدنیامزرعة الاخرة   یعنی یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے

کیونکہ

زندگی آمد برائے بندگی　　زندگی بے بندگی شرمندگی

اور بندگی کیلئے قرآن کو جاننا سمجھ کر پڑھنا اور پھر اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ مزید براں قرآن کریم کو سمجھنے کیلئے حدیث شریف کا جاننا ضروری ہے۔ اس کی تفصیل میں جانا ممکن نہیں۔ صرف ایک مثال پر اکتفا کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے:

حتی یاتیک الیقین　　یعنی جب تک تم کو یقین نہ آجائے

یہاں یقین سے مراد موت ہے اور یہ بات حدیث شریف کے بغیر معلوم نہیں ہو سکتی۔ اس کی مزید مثالیں لاتعداد ہیں جنکی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے۔

تابعین اور عربی زبان

صحابہ کرامؓ تو سب عربی زبان سے واقف تھے۔ تابعین بھی عربی زبان کو اتنی اہمیت دیتے تھے کہ وہ عجمی زبان میں بات کرنا بھی پسند نہ کرتے تھے۔ بلکہ ان میں یہ بھی بحث چھڑی کہ اگر کوئی شخص فارسی زبان میں طلاق دے تو کیا طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔ اگرچہ فیصلہ یہی ہوا کہ فارسی زبان میں "بشت" کا لفظ استعمال کرنے سے بھی طلاق واقع ہو جائے گی مگر اس بحث سے ہی واضح ہو جاتا ہے کہ وہ عربی زبان کا جاننا اور بولنا ایک مسلمان کے لئے کتنا ضروری سمجھتے تھے۔

امام شافعیؒ ہر مسلمان کے لئے عربی جاننا واجب سمجھتے تھے

امام شافعیؒ اپنی معروف کتاب "الرسالۃ" میں یوں رقم طراز ہیں:۔

جب زبانیں مختلف ہیں حتی کہ ایک زبان والا دوسری زبان کو نہیں سمجھتا تو ضروری ہوا کہ ان میں بعض زبانیں دوسری زبان کی تابع ہوں۔ پس فضیلت اس زبان کو ہوگی جس کی تابع تو دوسری زبانیں ہوں گویا وہ زبان اصل ہوگی جس کی متابعت دوسری زبانیں کرتی ہوں یعنی جس زبان سے دوسری زبانیں نکلی ہوں۔

پس انسانوں میں ان لوگوں کو فضیلت حاصل ہوگی جن کی زبان نبی اکرم ﷺ کی زبان مبارک ہوگی۔ نبی کریم ﷺ کی زبان والوں کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ ایک حرف میں بھی غیر زبان کی اتباع یعنی پیروی کریں بلکہ کل زبانیں جناب اقدس کی زبان کی تابع ہیں اور

آپ ﷺ کے دین سے قبل تمام دین والوں پر فرض ہے کہ وہ جناب ﷺ ہی کے دین ک متابعت کریں۔

یہ بات اللہ تعالی نے ایک سے زیادہ آیات میں بیان کی ہے۔ پس فرمایا:

وانه لتنزيل رب العالمين. نزل به الروح الامين على قلبك لتكون من المنذرين بلسان عربي مبين (الشعراء:۱۹۲أ۱۹۵)

یعنی یہ قرآن رب العالمین کا بھیجا ہوا ہے۔ اس کو امانت دار فرشتہ لے کر آیا ہے۔ آپ کے قلب پر صاف عربی زبان میں تا کہ آپ بھی منجملہ ڈرانے والوں کے ہوں۔

پھر فرمایا

كذالك انزلناه حكماً عربياً (الرعد:۳۷)

یعنی اسی طرح ہم نے اس کو اس طور پر نازل کیا کہ وہ ایک خاص حکم ہے عربی زبان میں۔

پھر فرمایا

وكذالك اوحينااليك قرآناًعربياً لتنذرام القرى ومن حولها (الشورى:۷)

یعنی اور ہم نے اسی طرح یہ قرآن عربی وحی کے ذریعے نازل کیا ہے کہ آپ (سب سے پہلے مکہ کے رہنے والوں کو ڈرائیں اور پھر ارد گرد کے لوگوں کو ڈرائیں

پھر فرمایا:

والكتاب المبين اناجعلناه قراناعربيالعلكم تعقلون (الزخرف:۱.۲)

پھرفرمایا

قرآناعربياًغيرذى عوج لعلهم يتقون (الزمر:۲۸)

امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے حجت قائم کردی کہ اس کی کتاب عربی زبان میں ہے ان آیات میں جو ہم نے ذکر کی ہیں۔ پھر اللہ تعالی نے مندرجہ ذیل دو آیات میں اس بات کی نفی کردی کہ قرآن میں عربی زبان کے علاوہ دوسری زبان بھی ہے۔

پس اللہ تعالی نے فرمایا

ولقد نعلم انهم يقولون انمايعلمه بشرلسان الذى يلحدون اليه أعجمىوهذا لسان عربي مبين (النحل:۱۰۳)

پھر فرمایا:

ولوجعلناه قرآنا اعجميا لقالوا لولا فصلت آياته .ءأعجمی وعربی(حم السجدة:۴۴)

امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ ہم نے اللہ کی نعمت کو جان لیا اللہ نے خاص مقام اپنے نبی ﷺ کو دیا ہے۔

اس سلسلے میں یوں فرمایا:

لقدجاءکم رسول من انفسکم عزيزعليه ماعنتم حريص عليكم بالمومنين رؤف رحيم(التوبه:۱۲۸)

یعنی اے لوگو! تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے جو تمہاری جنس (بشر) سے ہیں جن کو تمہاری تکلیف بہت شاق گزرتی ہے اور وہ مؤمنوں پر بہت مہربان اور مشفق ہیں۔

پس ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اپنی پوری کوشش اور قوت سے عربی زبان کی تعلیم حاصل کرے حتی کہ اس بات کی گواہی دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور خدا کی کتاب کو پڑھے اور جو اس میں ذکر اور باتیں مذکور ہیں ان کو اپنی زبان سے کہے۔ انسان پر اللہ کی بڑائی بیان کرنا اور اس کی تسبیح یعنی پاکی بیان کرنا اور گواہی دینا وغیرہ تمام باتیں فرض کی گئی ہیں (خاکسار کہتا ہے کہ تسبیح۔ پاکی اللہ کا ذکر اور دیگر احکام جو قرآن میں مذکور ہیں تو اگر کوئی ان کو بغیر سمجھے منہ سے تلاوت کرتا رہے تو اس کا وہ فائدہ تو نہیں پہنچ سکتا جو کہ مقصود ہے یعنی قرآن کے احکام کو سمجھنا اور روح کی بالید گی اور پھر عمل وغیرہ)

پھر امام شافعیؒ فرماتے ہیں:

اور جتنا زیادہ علم عربی زبان کا حاصل ہوگا یعنی اس زبان کا جو اس رسول کی زبان ہے جس پر نبوت ختم کردی گئی اور جس زبان میں اللہ تعالی نے اپنی آخری کتاب نازل فرمائی۔ اتنی ہی زیادہ خیر اور خوبی اس کو حاصل ہوگی۔ جیسا کہ انسان پر نماز کا سیکھنا اور نماز میں ذکر الہی کرنا فرض ہے پھر مکہ جانا اور وہاں وہ رسوم ادا کرنا جن کا ذکر اور حکم ہم کو ملا ہے۔ ان سب باتوں کو جو فرض کیا گیا یعنی فرائض اور مستحبات ان سب کیلئے عربی زبان کا جاننا بھی تبعاً فرض ہے (کہ اس زبان کو جانے بغیر یہ سارے کام کیسے کئے جائیں گے۔ اور

سمجھ کر کیسے کئے جائیں گے۔ بغیر سمجھے زبان ہلاتے رہنا کتنا کارآمد ہوسکتا ہے۔ یہ ہر عقلمند پرواضح ہے)

امام شافعیؒ نے اس مسئلہ پر بڑی مفصل بحث کی ہے اور بڑے عمدہ دلائل دیئے ہیں کہ جب تک زبان کے اسلوب اور لغات وغیرہ کا گہرا علم نہ ہو قرآن کماحقہ سمجھ نہیں آسکتا اور اس اعلیٰ ترین عظیم کلام اور زبان کا جو خود ایک معجزہ ہے ادنی اور نامکمل زبانوں میں صحیح ترجمہ ممکن ہی نہیں ہم طوالت کے خوف سے سب باتیں نقل نہیں کرسکتے جس کو شوق ہو وہ اصل کتاب کی طرف رجوع کرے (امام شافعی: الرسالۃ مع حاشیہ شاکر)

جو باتیں امام شافعیؒ نے بیان فرمائی ہیں وہ بالکل درست ہیں۔ قرآن کا ترجمہ دوسری زبانوں میں محال ہے اور ترجمہ سے معنی غلط اور بعض دفعہ بالکل محدود ہوکر رہ جاتے ہیں۔ ہم اختصار کی خاطر صرف چند الفاظ پر اکتفا کریں گے۔

الارض

عام ترجموں میں ارض کے معنی زمین کے کئے گئے ہیں حالانکہ عربی زبان میں اس کامفہوم اسفل کل شئی یعنی ہر چیز کازیریں حصہ کے آتے ہیں۔ حتی کہ جوتے کے تلے کو بھی ارض کہہ دیا جاتا ہے۔ ابن جوزی لکھتے ہیں کہ الارض کالفظ مفسرین کے نزدیک قرآن میں سترہ مقامات کیلئے آیا ہے۔ انہوں نے پھر تفصیل سے بتایا ہے کہ کس کس آیت میں کون کون سے مقامات مراد ہیں؟ کن کن معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

۱۔ ارض الجنۃ

۲۔ ارض مکۃ (مکہ کا علاقہ)

۳۔ ارض المدینہ (مدینہ کا علاقہ)

۴۔ ارض شام (شام کا علاقہ)

۵۔ ارض مصر (مصر کا علاقہ)

۶۔ ارض الغرب یا ارض العین

۷۔ الارضون السبع (یعنی سات زمینیں)

۸۔ ارض الاسلام

۹- القبرہ

۱۰- ارض القیامۃ۔واشرقت الارض بنور ربھا(الزمر:۶۹)

۱۱- ارض التیہ

۱۲- ارض بنی قریظہ

۱۳- ارض الروم

۱۴- ارض الاردن

۱۵- ارض الحجر

۱۶- ارض فارس

۱۷- القلب

ابن جوزی نے مختلف معنی کے ضمن میں آیات دی ہیں۔مزید ابن جوزی لکھتے ہیں کہ ابن فارس کہتے ہیں کہ کل ماتسع ارض یعنی جو بھی توسع اختیار کرے وہ ارض ہے۔ ورجل اریض للخیر ای خلیق لہ۔ گویا جو وسیع القلب ہو اور اچھا خلق رکھتا ہو ایسے آدمی کو اریض کہیں گے۔(نزھۃ الاعین النواظر فی علم الوجوہ والنظائر ص:۱۶۷ تا ۱۷۲)

السماء

ابن جوزی لکھتے ہیں کہ لغت میں السماء ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو اوپر اٹھے اور بلند ہو۔ یہ العلو سے ماخوذ ہے۔یعنی بلند ہوا۔ بمعنی علا، قرآن میں السماء پانچ معنی میں آیا ہے۔

۱- السماء : بلندی۔ آسمان سے حد نگاہ سے بھی دور

۲- بادل

۳- بارش

۴- گھر کی چھت

۵- جنت یا دوزخ کی چھت

(محولہ بالا:۳۵۸-۳۵۹)

یوم

ابن جوزی لکھتے ہیں کہ یوم ایک تو عام دن کے معنی میں ہے جو سورج کے طلوع

سے غروب تک ہوتا ہے۔اس کے علاوہ مفسرین نے چار اور معنی ذکر کئے ہیں۔

(۱) تخلیق کائنات کے ایام (جب سورج موجودہ حالت میں موجود ہی نہ تھا) اس کے متعلق قرآن میں آیا ہے۔

وان یوماً عندربک کألف سنةمماتعدون (الحج:۴۷)

یعنی اللہ کے نزدیک ایک دن تمہارے ہزار دنوں کے برابر ہوتاہے۔

یہودیوں نے تخلیق کائنات کے دنوں کو عام دن سمجھ لیا اور کہہ دیا کہ ۶ دنوں میں خدا نے دنیا بنائی ساتویں دن آرام کیا۔جس کو مسلمان لغو بات سمجھتے ہیں۔

(۲) یوم سے مراد قیامت کادن ہے۔

ان یوم الفصل کان میقاتا (النباء:۱۷)

(۳) **یوم عرفه(الیوم اکملت لکم دینکم(المائده:۳)**

(۴) **الحین** یعنی جس وقت۔و آتوحقه یوم حصاده یعنی جس وقت کھیتی کاٹی جائے (الانعام:۱۴۱)

(۵) **الوقت . وقفه**

ثم یعرج الیه فی یوم کان مقداره الف سنة

پھر اوپر چڑھتا ہے ایک ایسے یوم یعنی وقفہ میں جس کی مقدار ہزار سال ہے۔

(٦) **النعمة**

وذکرهم بایام الله(ابراہیم):۵)

ایام سے یہاں مراد اللہ کی نعمتیں ہیں۔

پس یوم کا ترجمہ اردو میں دن کرنے سے سارا مطلب خبط ہوجاتا ہے۔

ابن جوزی اور دیگر مفسرین کی کتب سے جو اس موضوع پر لکھی گئی ہیں یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ قرآن کا ترجمہ دوسری زبان میں نہیں کیاجاسکتا۔یہی بات واضح طور پر آربری نے بھی اپنے ترجمہ قرآن کے شروع میں کہی ہے۔دیباچہ کا دوسرا پیرا گراف اسی بات سے شروع ہوتا ہے کہ قرآن کا ترجمہ نہیں کیا جاسکتا بلکہ مسلمانوں کے نزدیک تو اس کی زبان ایک ایسا معجزہ ہے کہ جس کا ترجمہ کرنا بھی گناہ نہیں تو سوء ادب تو ہے ہی۔ پھر وہ لکھتا ہے کہ پس ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ قرآن کو عربی زبان ہی میں سمجھے۔اس واسطے عام مسلمان کی مدد کے لئے قرآن کی مختصر وطویل تفاسیر لکھی جاتی رہی ہیں اور آج تک اس کا سلسلہ جاری ہے-----

آربری لکھتا ہے کہ قرآن کے اب تک جتنے ترجمے ہوئے ہیں ان میں قرآن کی ناقابل نقل سمعونی یعنی نغماتی ہم آہنگی کو بالکل نظرانداز کردیا گیا ہے اور ترجمہ کے الفاظ جو اب تک ترجمہ ہوتے رہے ہیں۔ کانوں پر ٹھس اور بے لطف محسوس ہوتے ہیں ان ترجموں میں وہ چیز ہی نہیں پائی جاتی جو انسانوں کو اپنی عظمت اور حسن بلاغت وفصاحت کی وجہ سے مسحور کردے۔ قرآن نثر اور نظم کے درمیان کی صنف ہے۔ بھلا ترجموں میں وہ روانی۔ وہ کشش اور اثر کہاں جو دلوں کی گہرائیوں میں اتر کر روح کو نئی زندگی بخش سکے۔

پاکستان میں مقامی وقومی زبان اردو کو عربی میں تبدیل کرنے کا آسان طریقہ

(۱) سب سے پہلا کام جو اس سلسلے میں ہمیں کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ سندھی زبان کی گنتی بالکل وہی ہے جو عربی زبان کی ہے۔ آپ کسی سندھی کتاب اور عربی کتاب کے صفحات کے اوپر لکھی ہوئی گنتی یا شمار صفحات کو دیکھ کر تصدیق کرسکتے ہیں۔ پس اس کو رائج کردیا جائے اس سے ایک فائدہ یہ ہوگا کہ سندھیوں کو تسلی ہوجائے گی کہ اقتصادیات اور ریاضی کی روح یعنی گنتی پورے پاکستان میں وہی رائج کردی گئی ہے جو سندھیوں کے ہاں مستعمل ہے۔

(۲) دوسرا یہ کام ضروری ہے کہ نستعلیق کی بجائے تحریر میں خط نسخ کو رائج کردیا جائے یعنی عربی خط جو سندھی میں بھی ذرا سے فرق کے ساتھ رائج ہے۔ اس سے ٹائپ اور پبلیشنگ کے کام میں بھی آسانیاں پیدا ہوجائیں گی۔ کاغذ بھی کم استعمال ہوگا۔

صدر ایوب کے دور میں خط نسخ سکولوں کی کتابوں میں بھی رائج کردیا گیا تھا مگر بعد میں اسے ترک کرکے پھر نستعلیق کو رائج کردیا گیا جو ایک نیکی کو مٹانے کا غلط اقدام تھا۔ تمام مسلمان بچے قرآن پڑھتے ہیں۔ پس بچوں کو دو طرز تحریر سکھانا بے جا کی مشقت ہے۔ قرآنی طرز تحریر یعنی نسخ کو ہر جگہ رائج کردیا جائے۔

(۳) اردو، سندھی، سرائیکی، پنجابی، پشتو میں کثیر الفاظ ایسے ہیں جو عربی کے الفاظ ہیں۔ اردو میں ایک ہی معنی کے لئے ہندی کے الفاظ بھی استعمال ہوتے ہیں۔ اور عربی کے بھی مستعمل ہیں۔ پس پاکستان کی سب زبانوں میں ہندی کے الفاظ کی بجائے عربی کے الفاظ استعمال کئے جائیں اور ہندی کے بالکل ترک کردئے جائیں۔

مثلاً پاکستان میں جمعرات کے لئے خمیس کالفظ بھی عام دیہاتی استعمال کرتے ہیں۔ پس جمعرات کو ترک کر کے اس کی بجائے ہر پاکستانی خمیس کالفظ تحریر و تقریر میں استعمال کرنا شروع کردے۔ مثلاً ہم کہیں یوم خمیس کو مستقبل میں ملاقات ہوگی۔ اس فقرہ میں یوم۔ خمیس۔ مستقبل تینوں ں الفاظ عربی زبان کے ہیں۔ ہم نے آئندہ کی بجائے عربی کالفظ مستقبل استعمال کیا ہے۔ اسی طرح ہماری علاقائی زبانوں میں پیاز کو "وصل" جو دراصل عربی "بصل" ہے استعمال ہوتا ہے۔ پس سب پاکستانی پیاز کی بجائے "بصل" کے لفظ کو تقریر و تحریر میں استعمال کرنا شروع کردیں۔ اسی طرح لہسن کی جگہ تھوم بلکہ صحیح عربی لفظ ثوم کا استعمال شروع کردیں۔ اسی طرح کی تبدیلی دیگر تمام الفاظ میں لائی جاسکتی ہے۔ خود ہندوستان نے بھی یہی طریقہ استعمال کیا ہے کہ ہندی میں سنسکرت کے الفاظ شروع کردئے ہیں اور فارسی یا عربی کے الفاظ کا استعمال ترک کردیا ہے۔

اب دیکھئے پنجاب میں جب اردو بولی جاتی ہے تو "ٹھیک" کالفظ بولا جاتا ہے۔ کراچی میں راقم الحروف نے اس لفظ کی بجائے اکثر "صحیح" کا استعمال دیکھا ہے۔ پس ٹھیک کو ترک کر کے صحیح کا استعمال عربی زبان کو رائج کرنے میں مدد دے گا۔ اسی طرح "چیز" کی بجائے "شئ" کالفظ سرائیکی اور پشتو میں رائج ہے اور اردو میں بھی رائج ہے۔ پس "چیز" کو بالکل ترک کر کے سب پاکستانی "شئ" کے لفظ کا استعمال شروع کردیں تو ان دیہاتیوں کو بھی آسانی ہوجائے گی جہاں شئ کا لفظ عام مستعمل ہے۔ اور اردو بھی ترقی کی طرف گامزن ہو کر زیادہ بلیغ فصیح اور مکمل ہوجائے گی۔

ہمارے دوست علامہ فروغ احمد جو اسلام آباد میں رہتے ہیں انہوں نے قرآن فہمی کے لئے چالیس آسان سبق تیار کئے ہیں۔ ان کے نزدیک قرآن کی زبان سیکھنا بہت آسان ہے۔ اس کے لئے انہوں نے مندرجہ ذیل آیت کی دلیل دی ہے۔

ولقدیسرناالقرآن للذکرفھل من مدکر (سورہ القمر)

یعنی ہم نے قرآن کو آسان کردیا ہے پس کوئی ہے جو غور کرے۔

آپ کی تحقیق کے مطابق قرآن حکیم میں کم وبیش ۱۶۰۰۔ کے قریب ایسے الفاظ بطور مادہ استعمال ہوئے ہیں جو عربی زبان کے تقریباً پانچ کروڑ الفاظ کی روح۔ خلاصہ اور انتخاب ہیں۔ ان ۱۶۰۰ لفظوں میں سے ۱۲۰۰ لفظ (مادے) ایسے ہیں جو اردو میں مستعمل ہیں

انہیں ایک عام اردو داں شخص بولتا، لکھتا، پڑھتا اور سمجھتا ہے۔ صرف ۴۰۰۔ الفاظ ایسے ہیں جو اردو میں مستعمل نہیں ہیں۔ (مگر ان میں سے بھی بعض الفاظ مثلاً خمیس۔ بصل، ثوم سرائیکی میں مستعمل ہیں)

موصوف نے چالیس اسباق میں سے ہر سبق میں چالیس الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جن میں سے ۲۰ عام متعارف ہیں اور دس الفاظ متوسط درجہ میں متعارف ہیں اور صرف دس الفاظ ایسے ہیں جو غیر متعارف ہیں۔

خاکسار کے خیال میں سندھی میں اردو سے کہیں زیادہ عربی کے الفاظ مستعمل ہیں۔ آپ کراچی کے چڑیا گھر جائیں تو آپ کو راقم الحروف کی بات کی تصدیق ہوجائے گی۔ وہاں یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ اردو میں ہرن لکھا تھا اور بالمقابل سندھی میں غزال کا لفظ لکھا تھا جو عربی لفظ ہے اور اردو میں صرف بڑے بڑے شعراء ہی اسے استعمال کر لیتے ہیں ورنہ عام اردو دان ہندی لفظ ہرن ہی استعمال کرتا ہے۔ اگر ہم اردو کے ساتھ سندھی۔ سرائیکی اور پشتو کو بھی شامل کر لیں تو ۴۰۰۔ الفاظ کی تعداد گھٹ کر صرف ۳۰۰ رہ جائے گی۔ اسی طرح پنجاب کے دیہات میں گھوڑے کی گھاس کو برسین کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ لفظ بھی عربی لفظ ہے اور عربی لغت میں دیکھا جاسکتا ہے۔ وھلم جرا

پس ہندی کے الفاظ کو ترک کرنے اور ان کی بجائے عربی کے الفاظ رائج کرنے سے نہ صرف پاکستان میں عربی زبان رائج ہوجائے گی اور نہ صرف ونحو وغیرہ کا رائج کرنا آسان ہوجائے گا بلکہ مختلف علاقوں کے لوگ بھی لسانی طور پر ایک دوسرے کے قریب آجائیں گے۔ عربی کے بعض الفاظ اردو میں مستعمل نہیں بلکہ پنجابی میں مستعمل ہیں۔ مثلاً زنبور پاکستان میں عربی رائج کرنے اور آہستہ آہستہ اسے قومی زبان بنانے کی بات راقم الحروف پہلی بار نہیں عرض کررہا بلکہ یہی بات پاکستان کے شروع دور میں سر آغاخان اور بہت سے سیاسی لیڈر۔ دانشور اور ماہر اقتصادیات مثلاً زاہد حسین سٹیٹ بنک کے گورنر بھی یہی بات کہہ چکے ہیں۔ اب ہم اردو کے عام مستعمل کچھ الفاظ لکھتے ہیں جو دراصل عربی کے الفاظ ہیں۔ اس سے ہماری بات سمجھنی آسان ہوجائے گی۔

تواضع۔ خالص۔ خلع۔ ضمیر۔ روح۔ اختیار۔ صوت۔ حادثہ۔ اعانت۔ دلیل۔ قلم۔ ایمان۔ سلامتی۔ قسم۔ تقسیم۔ کتاب۔ عمل۔ قطع۔ ستر۔ رضا۔ حالی۔ موضوع۔ حامی۔

حرص۔ لباس۔ حمایت۔ تائید۔ نعمت۔ ثابت۔ جنت۔ اجر۔ شوکت۔ غشی۔ والد۔ والدہ۔ فریق۔ غلام۔ برھان۔ بحر۔ فہرست۔ خط۔ کامل۔ حزب۔ ضعیف۔ جانب۔ جانب۔ خیمہ۔ حسن۔ صفحہ۔ ضد۔ ساحر۔ فساد۔ قصہ۔ صلح۔ حفاظت۔ فقیر۔ مسکین۔ قلب۔ محو۔ قبر۔ نور۔ نصب۔ غلاف۔ جاھل۔ اول آخر۔ نادم۔ مہاجر۔ وارث۔ فاسق۔ ظالم۔ عظیم۔ سکون۔ کافر۔ مفسد۔ غالب۔ توبہ۔ جہاد۔ تابع۔ فاتح۔ قطرہ۔ سھل۔ مجرم۔ ذکر۔ خبیث۔ ظاھر۔ غاصب۔ محل۔ زاھد۔ تارک۔ زنا۔ صدق۔ صادق۔ حق۔ قاتل۔ لازم۔ باطن۔ بالغ۔ کامل۔ راھب۔ شق۔ غسل۔ شاعر۔ ماھر۔ طھارت۔ دائمی۔ ابدی۔ ازلی۔ بیع۔ دقیقہ۔ نظر۔ غضب۔ جنس۔ حیلہ۔ عذر۔ جبری۔ شجاع۔ کثرت۔ قلت۔ خبر۔ فرش۔ جسم۔ افراط۔ تھمت۔ سعی (کوشش کی بجائے) طعن۔ ذکر۔ درس۔ حصول۔ طول۔ عرض۔ تسلی۔ تجارت۔ قدرت۔ عجز۔ وقت۔ صبر۔ عدم۔ صلیب۔ جید۔ بری۔ متعصب۔ قساوت۔ خجالت۔ فرق۔ خصم۔ اضطراب۔ نظام۔ باطل۔ اطمینان۔ مدار۔ نسل۔ سبب۔ کرب۔ الفت۔ محبت۔ عذر۔ نتیجہ۔ غنی۔ شھادت۔ تحقیق۔ جانب۔ شمال وغیرہ۔ نفس۔ قبیلہ۔ اولیاء۔ امور۔ امانت۔ برکت۔ عورت۔ علت۔ درک۔ شھوت۔ خالہ۔ طلاق۔ کلام۔ عبادت۔ حاملہ۔ حکم۔ تحلیل۔ ربط۔ قبضہ۔ نھر۔ مال۔ شیطان۔ قریب۔ بعید۔ شکر۔ جنون۔ سن۔ دنیا۔ ندا۔ جن۔ یاقوت۔ رطب ویابس۔ اوقارب۔ تجرید۔ ضرر۔ فجر۔ حیات۔ انسان۔ خوف۔ امن۔ سلامتی۔ ارض۔ سطر۔ مکر۔ سفر۔ موت۔ قوم۔ سبیل۔ صاحب۔ حسد۔ حمام۔ دائرہ۔ ثواب۔ خیبر۔ شر۔ اعجاز۔ ورق۔ احسان۔ یقین۔ نار۔ خفی۔ جلی۔ جدید۔ ضیاء۔ عجیب۔ اعتبار۔ طلب۔ نصف۔ اعلان۔ نزلہ۔ زکام۔ اجازت۔ لف۔ زیارت۔ عدل۔ اطلاع۔ امتحان۔ زمانہ۔ حلقہ۔ علم وغیرہ۔

اور ہماری علاقائی زبانوں میں بڑی کثرت سے ایسے عربی الفاظ رائج ہیں جنکی طرف ہمارا کبھی دھیان بھی نہیں گیا۔ میرے ساتھ خود ایک لطیفہ ہوا۔ جس زمانے میں راقم الحروف عربی سیکھ رہا تھا تو ایک عربی کتاب میں لفظ "برسیم" آگیا۔ یہ لفظ سمجھ میں نہیں آیا تو لغت دیکھی۔ میں دیکھ کر حیران رہ گیا کہ یہ تو وہی گھاس ہے جو گھوڑے کھاتے ہیں اور یہ وہی لفظ ہے جسے پنجاب کے دیہاتی تانگےوالے عام بولتے ہیں۔

پس ہمیں چاہیے کہ گھاس کی بجائے ہم سب صوبوں کے پاکستانی برسیم کا لفظ

استعمال کریں۔اسی طرح دیگر الفاظ بھی ہندی کی بجائے عربی کے استعمال کریں مثلاً

فارسی۔ہندی وغیرہ۔	عربی۔	فارسی۔ہندی وغیرہ۔	عربی۔
ٹھیک	صحیح	کوشش	سعی
ھرن	غزال	چیز	شئی
لمبائی	طول	چوڑائی	عرض
زور	قوت	لیڈر	قائد
بڑا	کبیر یا عظیم	جیت	فتح۔نصرت
زمین	ارض	آسمان	سماء
گرہ	عقدۃ	بات	کلام۔حدیث
برہنگی	عریانی	گھناؤنا۔برا	قبیح۔ردی
بے داغ	صاف۔بری	پردہ	حجاب
پرت	لوح۔ورق	کتا	کلب
آدمی	انسان	پھل	ثمر
دستار۔پگڑی	عمامۃ	پشیمانی	ندامت
پشت پناہی	تائید۔تقویۃ	خوش مزہ	لذیز
تحفہ	ھدیۃ	پل	دقیقہ
خوشنویس	خطاط	ماڈرن	جدید
کام	فعل	مہندی	حنا
بیٹھنا	جلسہ	زندگی	حیات
مقدمہ	قضیہ	ماسی	خالہ
خوش طبعی	ظرافت	خوشخبری	بشارت
خوب	عجیب	خوبصورت	حسین۔جمیل
خمیازہ	نتیجہ۔جزا۔عافیۃ	خوددار۔خودداری	غیرت۔غیور
خوشگوار	طیب۔جید۔	بدیع	خوشی مسرت
خورد برد	خیانت	دان	صدقہ

داتا	سخی	داد طلبی	استغاثہ
دام	قیمت	خوش آمدید	اھلاً وسھلاً ومرحبا
دستیابی	حصول	دس	عشرہ۔ عشر
گھوڑا	فرس	دستور	نظام
دستور	عرف	دفتر	دیوان۔ مکتب
دشنام	سب و شتم	دکھ	الم
اتر۔ پچھم۔ دکھن	جنوب۔ مشرق	۔مغرب۔	شمال
ہوا	ریح	دہریت	الحاد
دھات	معدن	دھوکہ	غدر
دیانت دار	امین۔ مخلص	ڈر خوف۔	خشیت۔ ھیبت۔ رعب
دیدار	رویت	ترازو	میزان
تراش	قطع	ترکیب	طریقہ
ترنگ	نشاط	تڑپ	اضطراب
میل جول	روابط	چھٹی	تعطیل
تلاشی لینا	تفتیش	تلوار	سیف
پیٹ	بطن	تھوڑا بہت	قلیل و کثیر
تیزی	سرعت	بیماری	مرض
کشتی	سفینہ	جھنڈا	علم
جھیل	بحیرہ	ملازم	اجیر
کپکپی	رعشہ	ناچ	رقص
نامعلوم	مجہول	ناپید	معدوم
ناراض ہونا	غضب	ناکہ بندی کرنا	مقاطعہ
نتھی کرنا	لف کرنا	ندی	نہر
نرگس	نرجس	نزدیک	قریب
سیکنڈ	دقیقہ	سینہ	صدر

دوست	صدیق	راستہ	طریق
رونا	بکاء	بیمار	علیل۔مریض
دن	یوم	رہائش	مسکن
راج۔ریاست	ولایت۔	امارۃ۔اقلیم۔	حکومت
پڑھنا	مطالعہ۔قرأت	بات	قول۔حدیث
سرجن	جراح	زنجیر	سلسلہ
زن	نساء	بادشاہ	سلطان
کیڑے	حشرات	زہر	سم
شکست	ہزیمت	شلغم	شلجم
لہسن	ثوم (تھوم سے)	پیاز	بصل (پنجابی وصل سے)
جمعرات	خمیس (پنجابی۔سرائیکی وغیرہ)	چوری	سرقہ
آسان	سہل	رال۔تھوک	لعاب
دشمنی	عداوۃ۔خصومۃ بغض	باریک۔باریکیاں	دقیق۔نکات
راج	معمار	ہتھیار	اسلحہ
رات کا کھانا۔ڈنر	عشاء	راجدھانی	دارالسلطنۃ
آرام	راحت۔طمانیۃ	آرائش۔آراستہ	زینت۔مزین
حکم۔آرڈر	امر	آزاد	حر
آفتاب	شمس	چاند	قمر
آگاہ ہونا	احساس	آگ	نار
ریس	مسابقہ	ریس کورس	میدان السباق
رنج	حزن۔غم	نماز۔روزہ	صوم۔صلاۃ
روشنی	نور	زبان	لسان
زادراہ	زادالسفر	زبردست	قوی
یاد کرنا	حفظ	چالاک	شاطر
شوہر	زوج	بیوی	زوجہ

شادی	عروس	دولہا	عرس-عروس
دلہن	عروسہ	پارٹی-دعوت	ولیمہ
پارٹی	جماعت	شیر	ببر
باغ	جنت-ورض (روضہ) بستان	جھوٹ-غلط	کذب-باطل
پتلا	رقیق		

ہم نے مثال کے طور پر کچھ الفاظ دئے ہیں جو دراصل عربی کے الفاظ ہیں-مگر اردو میں عام مستعمل ہیں-پس پہلا قدم یہ ہونا چاہیے کہ ایسے تمام الفاظ جو اردو یادیگر علاقائی زبانوں میں عربی کے موجود ہیں مگر ان کے مترادفات ہندی-فارسی یادیگر زبانوں کے بھی رائج ہیں تو ہمیں فوراً غیر عربی الفاظ کو ترک کرکے ان کی جگہ عربی کے الفاظ تحریر و تقریر میں مخصوص طور پر استعمال کرنا شروع کردینا چاہییں-مثلاً سب سے پہلے ٹھیک کی بجائے صحیح اور چیز کی بجائے شئی کا لفظ شروع کردیں اور ٹھیک اور چیز کے الفاظ بالکل ترک کردیں-اسی طرح سے دیگر الفاظ سے بھی یہی معاملہ کریں اس کے ساتھ ہی جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا ہے کہ سندھی یا عربی ہندسے جو بالکل ایک ہی ہیں ان کو اردو یا فارسی ہندسوں کی بجائے اخبارات اور کتب میں رائج کردیا جائے- تیسرے اقدام کے طور پر عربی کے وہ الفاظ جو ہر اردو دان طبقہ جانتا ہے مگر زیادہ استعمال میں نہیں آتے ان کو رائج کردیا جائے مثلاً دن کے بجائے یوم اور رات کی بجائے لیل- آسمان کی بجائے سماء زمین کی بجائے ارض کا استعمال شروع کردیا جائے-اب دیکھئے بول و براز بھی اعلیٰ اردو میں استعمال ہوتا ہے-پس ایک تدریج کے قدم پر پیشاب پاخانے کی بجائے بول و براز کا استعمال رائج کردیا جائے-اسی طرح زبان کی بجائے لسان کو رائج کردیا جائے-

غرضیکہ قدم بقدم آہستہ آہستہ تدریجاً اردو اور علاقائی زبان سے ہندی فارسی وغیرہ زبانوں کے تمام غیر عربی الفاظ نکال کر خالص عربی الفاظ کا استعمال شروع کردیا جائے-اس طرح بہت جلد کم ازکم یہ ہوگا کہ پاکستان کی قومی زبان میں بلکہ پاکستان کے سب صوبوں میں مستعمل زبان میں الفاظ تمام عربی کے ہونگے- اگرچہ گرائمر عرب کی نہ ہوگی- آخری اقدام کے طور پر عربی گرائمر رائج کرکے پاکستان کی قومی زبان ایک زبان یعنی عربی کو بنادیا جائے

تاکہ ہمارا باقی اسلامی دنیا سے رابطہ مستحکم ہوجائے۔ گرائمر کا رائج کرنا یوں آسان ہوگا کہ ابھی سے اسکولوں میں ابتدائی عربی پڑھائی شروع کردی جائے اس طریقہ سے بغیر کسی خاص کوشش کے خود بخود آسانی سے گرائمر بھی رائج پاکر عربی زبان ہمارے ملک کی قومی زبان بن جائے گی۔ اس طریقے سے زبان ایک ہوجانے سے اور قرآن کا فہم حاصل ہونے کے بعد تعصبات بھی آسانی سے ختم ہوجائیں گے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ عربی زبان کے کثیر الفاظ انگریزی میں بھی رائج ہیں۔ اس پر بھی کتابیں لکھی گئی ہی۔ ایسے الفاظ کو بھی چاہیے کہ قومی زبان میں خالص عربی تلفظ سے داخل کردیا جائے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

اردو	انگریزی	عربی
میٹھا	شوگر	سکر
زمین	ارتھ	ارض
لیموں	لیمن	لیمونۃ
کمزور	ویک	وعک
صفر	سائفر	صفر
چیک	چیک	صک
امیرالبحر	ایڈمیرل	امیرالبحر
درجہ	ڈیگری	درجہ
حملہ کرنا	اسیل Assail	صال
گردن	نیک Neck	عنق
بھرنا۔ اکٹھے ہونا	فل	حفل
اکٹھا	فل	حافل
چمکنا	Bright (برائٹ)	برق
اترنا	Abate (ایبٹ)	ھبط
ہمیشہ	Abide (ابائڈ)	ابد
دوبارہ حملہ کرنا	Attack (اٹیک)	عتک (کرفی القتال)

لگاتار دیکھنا	Gaze(گیز)	جحظ (حدد النظر الیہ)
پہاڑ پر چڑھنا	Ascend(ایشنڈ)	عشن (فی الجبل صعد)
وحشی	Barbarian باربیرین	بربری
بوتل	باٹل	بطۃ
بہادری	Bold بولڈ	بال
توڑنا	Crack کریک	خرق
خوش ہونا	Cheer چیئر	سر
علاج کرنا	Cure کیئر	قرع
تھکنا	Fatigue فٹیگ	افتخ
پھیلانا۔ برابر کرنا	Flaten فلیٹن	فلطح۔ فرطح
شریف	Noble نوبل	نبل۔ نبیل
باندھنا	Gird گرڈ	غرض
مویشی	Cattle کیٹل	غیطلۃ
سرپٹ دوڑنا	Gallop wallap گیلپ (ویلپ) ولاف	
غم۔ کرب	Grief گریف	کرب
چاٹنا	Lick لک	لق
مدد کرنا	Help(حلپ)	حالب
وہمی نظارہ	Hallucination	ھلوسہ
پی لینا	Ab -Sorb(ایبسارب)	شرب
کاٹنا۔ شق کرنا	Pierce پیرس	قرص
پیالہ	Cup(کپ)	کوب
اکھیڑنا۔ کاٹنا	Cut(coup) کٹ	کاف۔ کتف
دستانہ۔ غلاف	Glove	غلاف
ابلنا	Fer - ment	فار
جڑواں۔	Twin توام	توام

اچھا	Goodگوڈ	جاد
خوشی	Merry	فرح
ساحل	Shore(شعور)	شحر
چھ	Sixسکس	ست سدس

نوٹ:ہند سے انگریزی توسارے ہی عربی سے نکلے ہیں۔

ہم نے انگریزی کے کچھ الفاظ مثال کے طور پر بیان کر کے ثابت کیا ہے کہ انگریزی دراصل عربی زبان سے نکلی ہے۔

اب ہم عربی کے ایک لفظ "خرش "جس کا معنی خارش کرنا یا کھجانا ہے۔اس سے دنیا کی دیگرزبانوں کا تعلق اور ہم آہنگی بیان کرتےہیں جس سے ثابت ہوگا کہ دنیا کی تمام زبانوں کا منبع یا ما دراصل عربی ہی ہے اور تمام زبانیں عربی کی بگڑی ہوئی شکل ہیں جیسے کہ حضرت آدم علیہ السلام کا مذہب دین اسلام اور وحدانیت تھا پھر لوگ پھیل گئے تو دین اسلام بگڑ گیا اور لوگوں نے گمراہ ہو کر مشرکانہ مذہب اختیار کر لئے یا بنا لئے۔

خرش: کھجاناScratchسکریچ

آرین:گھرشGhars

سنسکرت:اگرشAggrish

ہندی:کھرچناKhurch na

یونانیXrasso

اطالوی:(اٹلی زبان)Crucci - are

فرنچCourrouc - are

روسیKrosh - ka

انگریزیScratch (crach)

سپینیRasca(matathis)

فارسی خرشی دان

یہ تو ایک لفظ کو لیکر مختلف زبانوں کے مروجہ الفاظ سے تقابل کیا گیا ہے۔مگر آپ کسی

زبان کے کسی لفظ کو بھی لیں اس کا رشتہ بالاخر عربی ہی سے جا کر ملے گا۔ مثلاً عربی کا لفظ "ضیاء" جس کے معنی روشنی کے ہیں ہندی میں "دیا" یعنی روشنی پیدا کرنے والا بن گیا۔ اس بات کے ثبوت کیلئے کہ انگریز زبان اور دنیا کی تمام زبانیں درحقیقت عربی ہی سے نکلی ہیں یا یہ سب عربی ہی کی بگڑی ہوئی صورتیں ہیں۔ ہم ایک محقق کا حوالہ دیتے ہیں۔ انہوں نے بیس سال تحقیق کی ہے۔ محمد احمد مظہر صاحب کی ایک کتاب انگریزی میں شائع ہوئی ہے اسے اے سن رائز پبلیکیشنز لاہور نے چھاپا ہے۔ راقم الحروف کے پاس اس کا ١٩٦٧ کا ایڈیشن ہے۔ اس کا نام ہے:

English Traced to Arabic

ان کی ایک دوسری کتاب بھی ہے جس کا نام ہے "Arabic the Source of all Languages" یعنی عربی تمام زبانوں کا منبع ہے۔ دارالاشاعت کراچی سے اردو سے عربی لغت چھپی ہے جس کا نام ہے "المعجم اردو عربی" اس کے صفحہ ۷ پر مصنف یوں لکھتے ہیں۔

"جہاں تک انسانی لغت کا تعلق ہے تو اس کو قرآن کریم نے خود بیان کیا ہے کہ ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں سب سے پہلے علم لغت سکھایا گیا۔

وعلم آدم الاسماء کلھا (٢:٢٣)

یعنی اللہ تعالی نے آدم کو تمام نام سکھا دئے۔

پھر صفحہ ١٣ اور ١٤ پر یوں لکھتے ہیں۔

"روایات اس پر متفق ہیں کہ ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کو سب سے پہلے جو زبان جنت میں بصورت تعلیم اسماء سکھائی گئی وہ عربی تھی اور اسی زبان کو وہ دنیا میں بولتے تھے"۔

محمد احمد مظہر صاحب نے بھی قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیت نقل کی ہے۔ پھر وہ لکھتے ہیں:

اس آیت قرآنی سے ثابت ہوجاتا ہے کہ یہ کہنا غلط ہے کہ زبان انسانوں نے بنائی۔ زبان درحقیقت اللہ تعالی نے بنائی اور انسانوں کو سکھائی۔

الرحمن علم القرآن. خلق الانسان علمه البیان (٥٥:١.٢)

یعنی الرحمن (اللہ) نے قرآن سکھایا۔ انسان کو پیدا کیا اور انسان کو بیان اور اظہار مطالب سکھایا۔

موصوف اگلے میں باب جس کا عنوان ہے "قرآن کی زبان کائناتی زبان ہے" یوں لکھتے ہیں:

"قرآن کے مطابق اس کا پیغام تمام دنیا کے انسانوں کے لئے ہے اور قرآن کو لانے والا

رسول بھی تمام دنیا کے لوگوں کیلئے ہے۔اس کا ثبوت مندرجہ ذیل آیات ہیں۔

تبارک الذی نزل القرآن علی عبدہ لیکون للعالمین نذیراً(۲:۱۸)

مبارک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ پر قرآن نازل کیا کہ وہ تمام دنیا کے لوگوں کو آگاہ کردے اور ڈرائے

(۲) ومآارسلناک الا رحمۃللعالمین(۱۰۸:۲۱)

تم کو نہیں بھیجا مگر تمام انسانوں اور مخلوقات کیلئے رحمت بنا کر۔

ومآارسلناک الاکافۃللناس بشیراً ونذیراً(۲۹:۳۴)

ہم نے تم کو بھیجا کہ تم خوشخبری بھی سناؤ اور آگاہ کرنے کیلئے ڈراؤ بھی تمام دنیا کے انسانوں کو۔

اگر آپ ان تمام آیات کو اکٹھا پڑھیں تو ثابت ہوگا کہ اسلام کا پیغمبر جو تمام دنیا کے لوگوں کیلئے ہے اس کی کتاب کی زبان بھی بین الاقوامی ہے۔جبکہ یہ آخری پیغمبر ہیں تو ان کی کتاب کی زبان بھی دنیا کی سب ناقص زبانوں کے مقابلہ میں بے عیب کامل ترین اور سب سے فصیح بلیغ اور تمام خوبیوں کی مالک ہونی چاہیے۔

مظہر صاحب کا کہنا ہے کہ یہ چیز دراصل یہ کہنے کے مترادف ہے کہ عربی بین الاقوامی زبان ہے اور دوسری تمام زبانیں عربی زبان کی شاخیں ہیں۔اس سلسلے میں یہ بات قابل غور ہے کہ بہت سے الفاظ جو قرآن میں استعمال ہوئے ہیں۔یہ دنیا کی دوسری تمام زبانوں میں تھوڑے سے فرق کے ساتھ(اور بعض دفعہ بغیر فرق کے)پائے جاتے ہیں۔پس اس دنیا میں بسنے والے تمام لوگ قرآنی زبان سے بالکل اجنبی نہیں ہیں۔

ذیل میں وہ لسٹ دی جارہی ہے جس میں وہ الفاظ یا ان کا منبع دیا گیا ہے جو دنیا کی زبانوں میں تھوڑے سے تغیر کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔یہاں ۹۰۔الفاظ دئے گئے ہیں۔جبکہ ایسی مثالیں ہزاروں کی تعداد میں دی جاسکتی ہیں۔

مصنف نے ایک کتاب الگ سے لکھی ہے جس میں ۸ ہزار الفاظ مندرجہ ذیل ۳۰ زبانوں سے لئے گئے ہیں اور جن کی جڑ اور بنیاد قرآنی الفاظ سے متعلق ہے۔ہم یہاں صرف مثال کے طور پر ۹۰۔الفاظ والی لسٹ دیتے ہیں۔عقلمند کو اشارہ کافی ہے۔

Japanese

MOKURO-mi, to plan, scheme	MKR مكر artifice, strategam
GURA-shi, to deceive	GR غر to deceive
KAN-ri, dishonest officer	KAN خان to be dishonest

Chinese

SHAI, niggard	SHA شح to be niggardly
HSUN, guard house on highway	HSN حصن stronghold, fortress
JEN, to think	JN=ZN ظن to think

Indonesian

KET-ik, to typewrite	KT خط to write
LAP-is, fold	LP لف to fold
SETURI, story	STR اسطورة story

Tibetan

KLUB-pa, to cover	KLF غلاف to cover
KULIG, lock	KLG غلاق lock
GYER-ba, to let fall	GR خر to fall

Nepali

AGAM, hidden	GM غم to conceal
H_2 UKLA-ni, rising, boiling	KL قل to raise, غلى to boil
UGHAR-o, exposed, uncovered	GHR جهر to be open, unveiled

Pali

NIBBAT-ti, to grow	NBT نبت to grow
abhi-SADDHA-nam, firm faith	SD شد/ to be firm
AGGI-ni, fire	AG اج to burn (fire)

Aryan roots

KAS, speak, report	KS قص to relate
GAR, to swallow	GR جرث to swallow
GAR, to oppress	GR جار to act tyrannically

Sanskrit

KSHAL, to wash	KSL غسل to wash
REG, tremble	RG رج to quiver
SKUT, to drop	SKT سقط to drop

Hindi

GHATA, covering	GTA غطاء covering
KSHIP-t thrown	KSP قذف to throw
Diya Lamp	DYA ضياء light

Mahratti

BAR-en, to cure	BR برى to recover f. disease
AS-titwa, existence	AS عاش to live
KATHA, story TH/S	K SA قصة story

Tlegu

SAGA-mu, half	SG شق half, side
GITA, line	GT خط line
KALA-ta, measure	KAK كال to measure

Gujrati

SHAK-ti-van, able	SHK شوكة power
JAGAD-van, awake J/y,d/z	JGD=YGZ يقظ to be awake
KALP-ana, to imagine	KKB قلب to ponder over

Punjabi

AKHUR-na, to fall	KR خر to fall
ULAHMA, reproach (H)	LAM لام to reprove, blame
SOHAL, tender, delicate	SHL سهل soft, smooth

Persian

NIGRI-dan, to see g/z	NZR نظر to see
CHIRAG, lamp	SRAG سراج lamp, sun
PARESH-I-dan, to spread	PRSH فرش to spread

Swahili

CHOKA, fatigue	SK شق fatigue
CHAKAA, to get old	SAK شاخ to become old
CHOMA, to burn, scorch	SM سم to be burning to blast

Luganda

AWUKA, to separate	WK=FK فك to separate
BUSAUM, beauty	BSM=VSM وسامة beauty of face
GONE-ra, cover	GN جن to cover

Italian

AGGRAPP-ire, to grasp	GRP غرفة handful
CIFR-are, to write	CFR سفر to write
COPER-chi-are, to cover	CPR غفر to cover

Latin

CALCO, to tread	CLC سالک to tread
BRAC-tea, leaf B/V	VRC ورق leaf
in-STER-no, to cover over	STR ستر to cover

Greek

DERKO-mai, to perceive	DRK درك to perceive w. senses
EDO, gnaw, eat	ED عض to bite w. teeth
KLEP-to, to conceal	KLP غلف to cover up

Sumerian

GAL, be great.	GL جل to be great
GANAM, ewe	GNM غنم ewes, sheep
AMA. mother	AM آم mother

Akkadian

SUMELU, left	SML شمال left hand side
AKALU, to eat	AKL اكل to eat
ZIKARU, male	ZKR ذكر male

Egytian

YM, sea	YM يم sea
NHM, jubilate	NAM نعم to rejoice
HSB, count. reckon	HSB حسب to number, reckon

Spanish

HURG-ar, to excite g/z	HRZ حرض to excite
co-RABATA, tie	RBT ربط to tie
CHOCOR-eria, buffoonery	SKR سخرة buffoon

French

CRAC, to crack	CRC خرق *crack*
CRAQUE, fib	CRQ خرق lie
TRIQU-er. to beat	TRQ طرق to beat, knock

German

ap-DRES-en, to thrash	DRS درس to *thrash*
tSAN, tooth	SN سن tooth
ZIN-en. to think	ZN ظن to think

Russian

AHD-een, one	AHD احد one
RAHB-eet, to be timitd	RHB رهب to fear
KAHVVRR-kaht, to twist	KVR كور to wind

Swedish

FLAKA, to slit	FLK فلق to split
FRUK-ta, fear	FRK فرق to fear
av-SPARA, to shut	SBR صبر to restrain f.

Dutch

be-ZER-en, to injure	ZR ضر to injure
DRESS-er-en, to train	DRS درس to teach
GREEP, handful	GRP غرفة handful

English

GRIEF, load	GRB کرب to load, کرب *grief*
ABIDE, dwell	ABD ابد to *abide*, dwell
BRIGH-t, shining	BRG برق to shine

Tarahumara

CHIBI-ora, to abuse	SB سب to abuse
CHERA, dawn	SRA سحرة beginning of dawn
CHINA-su, to conceal	KN کن to conceal

N.B. Every word when traced to Arabic is a triliteral. Can any other language give a parallel list ?

یعنی ہر زبان کے لفظ کا جب عربی کے مادہ سے تلاش کے بعد تعلق دریافت کرلیا جائے تو وہ عربی لفظ ثلاثی ہوتا ہے۔ کیا دنیا کی کسی زبان میں ایسی متقابل لسٹ مل سکتی ہے؟

اظہر صاحب کی کتاب کا جو باب صفحہ ۲۲ سے شروع ہوتا ہے اس کا عنوان ہے "عربی زبان مکمل اور اعلیٰ ترین زبان ہے"

اس باب میں انہوں نے عربی زبان کی وسعت ثابت کی ہے۔ پھر عربی زبان کے ہجوں کی عمدگی اور آسانی ثابت کی ہے۔ پھر ثابت کیا ہے کہ کس طرح ایک لمبی بحث کو عربی زبان میں بالکل مختصر طور پر آسانی سے بیان کیا جاسکتا ہے۔ پھر ثابت کیا ہے کہ عربی سوسائٹی کے تغیر اور ترقی کا عمدہ طریقے سے ساتھ دے سکتی ہے۔ مزید عربی الفاظ کے فلسفہ اور دلائل سے بحث کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ یہ تمام خوبیاں عربی زبان کے علاوہ دنیا کی کسی دوسری زبان میں موجود نہیں ہیں۔ یہ موضوع بہت وسیع ہے۔ یہاں صرف اشارے دئے جاسکتے ہیں۔

فعل سے ہی اسم کی کوالٹی بنتی ہے۔ پس جب اسم فعل سے بنتا ہے تو اس سے اس

کی وجہ معلوم ہوجاتی ہے اور اسم فعل سے ہی قوت حاصل کرتا ہے۔اس سلسلے میں مصنف نے بہت سے الفاظ دئے ہیں۔ہم اختصار کی وجہ سے ۱۴۔الفاظ پر قناعت کرتے ہیں۔

(۱) جن: جس کے معنی ڈھانپنے کے ہیں۔اس سے جنۃ نکلا ہے جس کے معنی ڈھال کے ہیں۔ جنان سے مراد دل ہوتا ہے۔ جنین شکم مادر کے بچے کو کہتے ہیں جو چھپا اور ڈھانپا ہوا ہوتا ہے۔ جن سے مراد وہ مٹی ہے جو پودوں سے ڈھکی ہوئی ہو۔ پس لفظ جنت معرض وجود میں آگیا جس کے معنی باغ کے ہیں۔جان سانپ کو اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو چھپالیتا ہے۔جنان سے مراد نقاب اور رات کا اندھیرا بھی لیا جاتا ہے۔ھلم جرا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں فعل نے مشتق الفاظ میں ڈھانپنے اور چھپانے کی صفت پیدا کردی ہے۔

(۲) خرب: کا معنی سوراخ کرنا ہے۔اس سے خربۃ نکلا ہے جس کے معنی چھلنی کے ہیں۔جو لاطینی زبان میں CRIBRUM ہے۔لیکن لاطینی زبان میں خرب کوئی فعل نہیں۔اس وجہ سے اس زبان میں CRIBRUM لفظ ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

(۳) علم: کا مطلب کسی چیز کو نشان لگانا ہے۔پس اس سے علم جس کا معنی Limit Stone یعنی حد بندی کا پتھر ہے۔ اس سے لاطینی لفظ Limit (حد جو پتھر کے نشان سے لگائی جاتی ہے) نکلاہے۔ لیکن لاطینی زبان میں علم کوئی فعل نہیں ہے پس Limit کے لفظ کی کوئی وجہ نہیں (سوائے اس کے کہ عربی سے آیاہے)

(۴) عمل: جس کا معنی کام کرنا ہے۔اس نے عملۃ نکلا ہے۔جس کا معنی کام کا معاوضہ ہے۔انگریزی لفظ Emolument اسی پر مبنی ہے۔لیکن انگریزی میں اس سے متعلق کوئی فعل نہیں ہے۔ پس اس لفظ کے انگریزی ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے جب کہ آکسفورڈ ڈکشنری نے غلط طور پر اسے (مائۃ=Mill) سے مستخرج بتایا ہے۔

(۵) قرم: کا مطلب کسی چیز کا چھیلنا ہے۔اسی سے قراۃ نکلا ہے۔جو روٹی کے اس حصہ کو کہتے ہیں جو تنور سے چمٹ کر رہ جاتا ہے۔جرمن لفظ Krume اور انگریزی لفظ Crumb اسی سے نکلے ہیں۔ لیکن جرمن اور انگریزی زبان میں اس سے متعلق فعل موجود نہیں ہے۔پس ان الفاظ کا کوئی جواز نہیں (سوائے اس کے کہ عربی سے آئے ہیں)

(٦) غفر: کے معنی ڈھانپنے کے ہیں۔ اس سے غفرہ نکلا ہے جس کے معنی ڈھکن۔ سر پوش کے ہیں یعنی انگریزی میں Coverlet۔ چھوٹا ڈھکن۔ عربی لفظ غفر کا رشتہ کفر۔ خفر۔ کور سے ہے جو الفاظ کا ایک خاندان بن جاتے ہیں۔

(۷) جرمن لفظ Ain-Salig-en کے معنی لپیٹنے چلانے (ڈرائیو) راستہ لینے۔ ملانے اور پارچہ کے ہیں (تانا۔ بانا) واضح طور پر یہ (ہومونم) یعنی متحد الصوت مگر مختلف معنی ہونے کا مسئلہ ہے۔ یہ عربی کے پانچ مادوں سے متعلق ہے۔ یعنی

سلک۔ لپیٹنا۔ سلق۔ کوڑا مارنا۔ سلک۔ راستہ پر جانا۔ صلق: مارنا۔ سلغ (تکلے میں دھاگہ ڈالنا) بول ہومونم (Homonm) کو تحلیل کر کے مختلف معنی سامنے آگئے ہیں۔

مذکورہ بالا مثالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ جب غیر زبان کے لفظ کا سراغ لگا کر اس کا عربی مادہ دریافت کر لیا جائے تو اس کی تین صفات عود کر آتی ہیں۔

(۱) یہ لفظ اپنا مطلب اور اپنا فلسفہ واضح کر دیتا ہے جیسا کہ الف سے د تک کی مثالوں سے ثابت ہے۔

(۲) یہ اپنے خاندان یا نوع سے جا کر مل جاتا ہے جیسا کہ مثال (د) سے واضح ہے۔

(۳) اگر یہ ہومونم ہے تو یہ اپنے اجزاء میں منقسم ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ آخری مثال میں دیکھا جا سکتا ہے۔ اس رجوع سے اس کو گم کردہ فائدے دوبارہ حاصل ہو جاتے ہیں) (دیکھئے ص: ۲۷، ۲۸ محولہ بالا)

سوشل ضروریات کا حل

عربی زبان میں سوشل ضروریات کے مطابق اور سوشل سوسائٹی کی ترقی کے ساتھ ساتھ الفاظ بنتے چلے جاتے ہیں اور وہی مادہ اس سے متعلق ایک میکانکی طور پر ان ضروریات کو پورا کرتا چلا جاتا ہے۔ مثلاً:

لبن	دودھ کو کہتے ہیں۔
لبن	بکری کا دودھ والی ہونا
لبن	دودھ پلانا
البن	بہت دودھ والا ہونا (چار الفاظ کی بجائے ایک لفظ)

التبن   بچہ کادودھ چوسنا(چار الفاظ کی بجائے ایک لفظ)
استلبن   دودھ مانگنا
لبان   دودھ دہی بیچنے والا(Milk Seller)
ملبن: دودھ دوہنے کا برتن
ملبنۃ: دودھ کا چمچہ
لوابن: تھن
لبین ولبون: دودھ کا شوقینPerson fond of milk
ولابن: دودھ پلانے والا
لبین: دودھ پر پلا ہوا(گھوڑا)
لبینۃ: دودھ دینے والی بکری (۴۔الفاظ کی جگہ ایک لفظ)
لبینۃ: پنیر
لبنی: ایک درخت جس سے میٹھا دودھ نکلتا ہے۔
وغیرہ وغیرہ۔

گویا عربی میں دوسری زبانوں کے دو یا تین الفاظ کی جگہ صرف ایک لفظ کافی ہے۔اوپر کی مثالوں سے واضح ہوجاتا ہے کہ عربی زبان میں ایک مادہ سے اس سے متعلق کتنی ضروریات کے الفاظ سائنٹیفک طریقے سے بنائے جاتے ہیں۔مزید اس سے جو عربی زبان میں آسانی اور اختصار پیدا ہوجاتا ہے وہ بھی معجزہ سے کم نہیں جس کی مثال کسی دوسری زبان میں نہیں ملتی۔
نوٹ:مصنف نے چند مشتقات دئے تھے۔خاکسار نے مزید مشتقات کا اضافہ اپنی طرف سے کیا ہے)
Otto Jesperson نے اپنی کتاب کے صفحہ ۳۲۴ پر یہ نکتہ اٹھایا ہے کہ وہ زبان قلیل کے ذریعے سے کثیر حاصل کرنے کے آرٹ میں سب سے اعلیٰ قرار دی جائے گی یا دوسرے لفظوں میں جو زبان سب سے آسان اور مختصر ساخت Mechanism میں سب سے زیادہ طویل بیان اور معانی کو سموسکے۔واضح طور سے عربی کے ثلاثی الفاظ کی ساخت سب سے آسان ہے اور ثلاثی الفاظ کا کمال ہم اوپر کی مثالوں میں واضح کر چکے ہیں (صفحہ ۱۳ محولہ بالا)
مزید اسی صفحہ پر مظہر صاحب لکھتے ہیں:
برناڈشاہ انگریزی کے ہجوں سے سخت نالاں تھا کیونکہ ان سے مشینری میں گھس پس

جانے کا عمل بہت ہوتا ہے اور ساتھ ساتھ وقت اور جگہ (زماں ومکاں) کا ضیاع بھی بہت زیادہ ہوتا ہے۔ انگریزی کے ہجوں کے ضیاع اور غیر اقتصادی عمل کی بنا پر وہ شارٹ ہینڈ کے استعمال پر مجبور ہو گیا بلکہ اس نے انگریزی میں ہجوں کی ریفارم اور اصلاح کے لئے اپنی جائیداد کا ایک حصہ بھی وقف کر دیا تھا۔ عربی الفاظ اس عیب سے بری ہیں (صفحہ ۱۳۱ محولہ بالا)

محمد احمد مظہر صاحب نے اپنی کتاب کے ۴۲۴ صفحات میں بڑی تفصیل سے بہت عمدہ دلائل اور نکات سے دنیا کی ۳۰ زبانوں کا مطالعہ کر کے ۲۰ سال کی محنت سے عربی زبان کی تمام زبانوں پر برتری ثابت کی ہے اور عربی کو تمام زبانوں کا منبع بھی ثابت کیا ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے مغربی محققین کے حوالے بھی دئے ہیں اور کہا ہے کہ مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر عربی کو سب زبانوں کا منبع تسلیم کرنے سے ساری دنیا کے لوگوں کا تعصب کم ہو سکتا ہے اور بھائی چارہ کی فضا قائم کر کے قیام امن میں بڑی مدد مل سکتی ہے (ص: ۲۰۰)

خاکسار کہتا ہے کہ

اسلام نے دنیا کو اعشاری نظام سکھایا۔ زکوٰۃ اسلام میں اعشاری نظام کے طریق پر ہی وصول کی جاتی ہے۔ یعنی عشر۔ نصف عشر یا چوتھائی عشر۔ اس اعشاری نظام کے فائدے اب دنیا کو آہستہ آہستہ محسوس ہو رہے ہیں۔ حتیٰ کہ چودہ سو سال بعد اب تقریباً تمام دنیا میں گنتی اور اوزان میں اعشاری نظام رائج کر دیا گیا ہے۔ انگریزوں کے دور میں روپیہ کے سولہ آنے ہوتے تھے جس سے حساب پیچیدہ اور مشکل ہوتا تھا۔ اب دس بڑے آنے مقرر کرنے سے جو حساب کتاب میں آسانی ہو گئی ہے وہ سب ریاضی کے ماہرین پر عیاں ہے۔ حالانکہ یہ کام بہت پہلے ہو جانا چاہیے تھا۔ انڈکس کے قرب کی وجہ سے اعشاری نظام سب سے پہلے فرانس میں رائج ہوا۔ انگریزوں نے حال ہی میں رائج کیا ہے۔ یاد رہے کہ صفر بھی مسلمانوں کی ایجاد ہے اور صفر کے بغیر ریاضی بالکل نامکمل ہے۔

اب تک ہم نے پاک وہند میں ہندوؤں کی وجہ سے اردو میں زیادہ عربی کے الفاظ رائج نہیں کئے تھے مگر اب پاکستان میں کیا چیز مانع ہے۔ اب تو مسلمانوں کی پاکستان میں بھاری اکثریت ہے۔ جو علاقے عربوں نے فتح کئے۔ مثلاً اندلس۔ شمالی افریقہ اور افریقہ کے دوسرے ممالک سوڈان وغیرہ وہاں عربی عام رائج ہے انڈونیشیا وغیرہ میں بھی پاکستان سے

زیادہ عربی سمجھی جاتی ہے۔ صرف پاک وہند ہی ایسا ملک ہے جہاں عربی کا رواج نہیں ہوسکا حتی کہ ہمارے علماء کی اکثریت (الاماشاء اللہ) بھی عربی لکھنے اور بولنے پر قادر نہیں ہے۔ البتہ سمجھ لیتے ہیں۔

جس طرح ہم استعمال کی اشیاء میں چاہتے ہیں کہ ہمارے پاس وہ بہترین قسم کی ہوں اسی طرح ہمیں زبان بھی بہترین استعمال کرنی اور اپنانی چاہیے۔ ہمیں غیر فصیح وغیرہ بلیغ اور بگڑی ہوئی زبانوں کی جگہ سب سے مکمل۔ فصیح وبلیغ زبان کو قومی زبان بنانا چاہیے۔ اس طرح تمام دنیا کے مسلمانوں کا ایک خدا ایک رسول۔ ایک دین کی طرح زبان بھی ایک ہوجائے گی اور وہ حقیقی معنوں میں امت وسطی بن جائے گی اور عربی کو تمام زبانوں کا منبع تسلیم کرنے سے انشاء اللہ مختلف مذاہب اور مختلف زبانیں بولنے والے دنیا کے تمام انسانوں میں بھائی چارہ اور امن وامان کی فضا قائم ہوجائے گی اور واضح ہوجائے گا کہ نہ صرف تمام انسانوں کی نسل ایک ہے بلکہ زبان اور مذہب بھی ان کا ایک ہی تھا۔